قانون ساز اداروں میں مسلم نمائندگی کا مسئلہ

ترنمول کانگریس نے اچھی خاصی تعداد میں مسلمانوں کو ٹکٹ دیے ہیں۔ مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں اس کا تیسرا نمبر ہے۔ مغربی بنگال میں اس نے 5 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ خیال رہے کہ مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس حکمراں پارٹی ہے اور بنیادی طور پر اس کو مغربی بنگال کی پارٹی سمجھا جاتا ہے۔ ترنمول کانگریس نے آسام میں ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح ٹی ایم سی کے مسلم امیدواروں کی تعداد نصف درجن ہے۔ 2019 میں ٹی ایم سی نے 13 مسلم امیدوار بنگال، اوڈیشہ، تری پورہ، آسام اور بہار میں اتارے تھے۔ مگر زیادہ تر مسلم امیدوار مغربی بنگال میں اتارے تھے ان میں سے چار ہی جیت پائے تھے۔ 2014 میں ٹی ایم سی نے 24 مسلم امیدوار اتارے تھے ان میں سے تین ہی جیت پائے تھے۔

ہندوستان کے پارلیمانی اداروں میں مسلمانوں کی کم ہوتی ہوئی نمائندگی پر تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے اور اس بابت سچر کمیٹی کی رپورٹ میں دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی بہت سے بڑی اقلیت کی نمائندگی کس طریقے سے کم ہورہی ہے۔ بی جے پی نے اس الیکشن میں صرف ایک ہی مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے اور اسی طریقے سے اس کی اہم حلیف جنتا دل یو نے بھی مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ کانگریس، ٹی ایم سی، سماجوادی پارٹی، آر جے ڈی، این سی پی، سی پی ایم نے مجموعی طور پر اس مرتبہ 78 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ پچھلی مرتبہ 2019 کے الیکشن میں 115 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا گیا تھا۔ 2019 میں لوک سبھا کے لیے 26 امیدوار کامیاب ہوئے تھے۔ ان میں سے چار کانگریس کے چار ٹی ایم سی، بی ایس پی کے تین اور سماجوادی پارٹی کے بھی تین ایم پی تھے۔ اسی طرح این سی پی، سی پی آئی ایم نے ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ باقی مسلم امیدواروں کو لوک جن شکتی پارٹی پاسوان، آل انڈیا یونائیڈ ڈیموکریٹک فرنٹ آسام نے ٹکٹ تقسیم کیے ہیں۔ لوک جن شکتی پارٹی جس کے اب دو حصے ہوگئے ہیں انہوں نے بھی مسلمانوں کو ٹکٹ دیے ہیں آئی یو ایم ایل اور جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس نے بھی مسلمان امیدوار میدان میں اتارا ہے۔

بی ایس پی نے 2024 میں 35 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں سب سے فیاضی کا مظاہرہ بی ایس پی نے کیا ہے اتر پردیش میں بی ایس پی نے 17 مسلم امیدوار کو ٹکٹ دیا ہے۔ چار مسلمانوں کو مدھیہ پردیش میں بی ایس پی نے ٹکٹ دیا ہے جبکہ بہار اور دہلی میں تین تین مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی ایس پی نے اتراکھنڈ میں دو، راجستھان، تامل ناڈو، مغربی بنگال، جھارکھنڈ، تلنگانہ اور گجرات میں ایک ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح اگر 2019 کے بی ایس پی کے ٹکٹوں کی تقسیم کے رویے کا تجزیہ کیا جائے تو 2019 کے مقابلے میں اس مرتبہ بی ایس پی کے رویے میں معمولی تبدیلی آئی ہے۔ 2019 میں بی ایس پی نے 48 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا جن میں سے تین جیت گئے تھے۔ خیال رہے کہ بی ایس پی نے 2019 کا لوک سبھا الیکشن اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کرکے لڑا تھا، مگر اب بی ایس پی نے اتر پردیش کے اندر مسلمانوں کو پچھلی دفعہ کے مقابلے میں تقریباً آدھے ٹکٹ دیے ہیں۔ پچھلی مرتبہ بی ایس پی نے اتر پردیش میں 35 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا۔ اس سے قبل بی ایس پی نے 2014 میں 61 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا، مگر اس کا ایک بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ خیال رہے بی ایس پی نے 503 سیٹوں پر الیکشن لڑا جبکہ اس مرتبہ اس نے 424 امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ اتر پردیش میں بی ایس پی نے اس مرتبہ 37 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے، وہیں مگر اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی نے، بی ایس پی کے ساتھ شراکت داری کرکے 6 امیدوار کھڑے کیے تھے۔ کیونکہ سماجوادی پارٹی مسلم ووٹوں پر زیادہ بڑے حق دار کے طور پر ابھر کر سامنے آئی تھی۔

انڈیا اتحاد کے لیڈروں کا خیال ہے کہ بی ایس پی مسلم امیدوار کو جان بوجھ کر زیادہ ٹکٹ دیتی ہے اور اس کی حکمت عملی مسلم ووٹروں کو کاٹنے اور اس کا فائدہ بی جے پی کو پہنچانے کی ہوتی ہے۔

اس الیکشن میں کانگریس پارٹی نے 19 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ سب سے زیادہ ٹکٹ کانگریس نے مغربی بنگال میں دیے ہیں۔ یعنی کانگریس نے مغربی بنگال میں 6 لوگوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ جبکہ اس نے آندھرا پردیش، آسام، بہار اور یوپی میں دو دو مسلمانوں کو ٹکٹ دیے گئے ہیں جبکہ کرناٹک، کیرل، اڈیشہ، تلنگانہ اور لکشدیپ میں ایک ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ 2019 میں کانگریس نے پارٹی نے 34 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا ان میں سے 10 ٹکٹ مغربی بنگال، آٹھ یوپی میں دیے تھے، ان میں سے صرف چار ہی کامیاب ہو پائے تھے مگر یہ اس وقت کی بات جب 2019 میں کانگریس نے 421 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے تھے۔ مگر اس مرتبہ کانگریس نے 2024 کے الیکشن میں امیدواروں کی تعداد کو گھٹا کر 328 کردی ہے۔ 2014 میں کانگریس نے مسلمانوں کے 31 امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا۔

ترنمول کانگریس نے اچھی خاصی تعداد میں مسلمانوں کو ٹکٹ دیے ہیں۔ مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں اس کا تیسرا نمبر ہے۔ مغربی بنگال میں اس نے 5 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ خیال رہے کہ مغربی بنگال ترنمول کانگریس کی حکمراں پارٹی ہے اور بنیادی طور پر اس کو مغربی بنگال کی پارٹی سمجھا جاتا ہے۔ ترنمول کانگریس نے آسام میں ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ ٹی ایم سی کے مسلم امیدوار اس طرح کھڑا کرنے والوں کی تعداد نصف درجن ہے۔ 2019 میں ٹی ایم سی نے 13 مسلم امیدوار بنگال، اڈیشہ، تری پورہ، آسام اور بہار میں اتارے تھے۔ مگر زیادہ تر مسلم امیدوار مغربی بنگال میں اتارے تھے ان میں سے چار ہی جیت پائے تھے۔ 2014 میں ٹی ایم سی نے 24 مسلم امیدوار اتارے تھے ان میں سے تین ہی جیت پائے تھے۔ ترنمول کانگریس کی امیدواروں کی تعداد مسلسل گھٹ رہی ہے۔ سب سے پہلے 2014 میں ترنمول کانگریس نے 131 امیدوار اتارے تھے اس کے بعد 2019 میں 62 اور اس مرتبہ کل 48 سیٹوں پر امیدوار اتارے ہیں۔

اگرچہ مسلمان اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کو زیادہ ووٹ دیتے ہیں مگر اس کے باوجود سماجوادی پارٹی نے صرف چار مسلم امیدواروں کو ہی ٹکٹ دیا ہے اس طرح یہ تعداد 2019 کے لوک سبھا الیکشن کے مقابلے میں نصف ہے۔ جبکہ 2014 میں سماجوادی پارٹی نے 39 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا۔ مگر ایک بھی مسلمان کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ سماجوادی پارٹی نے 2014 میں 197 سیٹوں پر الیکشن لڑا تھا اور 2019 میں صرف 49 امیدواروں کو میدان میں اتارا تھا جبکہ اس مرتبہ اس کے امیدواروں کی تعداد 71 ہے۔ سماجوادی پارٹی کے اتر پردیش میں صرف تین مسلم امیدوار میدان میں ہیں۔ جبکہ آندھرا پردیش میں اس نے چار مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ آندھرا پردیش میں سماجوادی پارٹی نے کچھ یادووں کو بھی ٹکٹ دیا تھا۔ اس مرتبہ سماجوادی پارٹی نے یوپی میں ایک موجودہ مسلم ایم پی کو ٹکٹ نہیں دیا ہے۔ وہ ہیں مرادآباد کے ڈاکٹر ایس ٹی حسن ان کے بجائے سماجوادی پارٹی نے روچی ویرا کو ٹکٹ دیا ہے۔

سماجوادی پارٹی نے مہاراشٹر میں 2019 کے الیکشن میں تین مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا۔ سماجوادی پارٹی اس دفعہ مہاراشٹر میں الیکشن نہیں لڑ رہی ہے اب سماجوادی پارٹی کے ورکر اور لیڈر انڈیا بلاک کے امیدواروں کے لیے کوششیں کررہے ہیں۔ اسی طرح راشٹریہ جنتا دل ایک وہ پارٹی ہے جو مسلم یادو ووٹ بینک پر منحصر ہیں۔ اس مرتبہ آر جے ڈی نے بہار میں دو مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ 2019 میں پانچ مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا، مگر کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہو پایا تھا وہیں 2014 میں 6 مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا مگر کوئی بھی مسلم امیدوار نہیں جیتا تھا۔

بیجو جنتا دل نے 2024 میں کسی بھی مسلم کو ٹکٹ نہیں دیا ہے اور اس سے قبل دو الیکشن میں بھی اس نے کسی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ اسی طرح آندھرا پردیش میں 2024 کے الیکشن میں وائی ایس آر سی پی نے بھی کوئی بھی مسلم امیدوار نہیں اتارا اور نہ ہی 2019 میں اس کا کوئی بھی امیدوار میدان میں اترا تھا۔ 2014 میں مذکورہ پارٹی نے 38 سیٹوں پر الیکشن لڑا تھا۔ ان میں سے تین مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا گیا تھا۔ وائی ایس آر سی پی نے 9 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی، مگر کوئی بھی مسلمان امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ نہ ہی 2019 میں وائی ایس آر سی پی کا کوئی مسلم امیدوار کامیاب ہوا تھا۔ 2014 میں ٹی آر ایس نے 17 امیدوار میدان میں اتارے تھے جس میں دو سے مسلمان تھے، مگر کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔

مہاراشٹر میں 2019 میں این سی پی نے تین مسلم امیدوار میدان میں اتارے تھے ان میں سے ایک جیتا تھا۔ اس مرتبہ این سی پی کی پارٹی تقسیم ہوگئی ہے۔ این سی پی اور این سی پی شرد پوار دو الگ الگ پارٹیاں ہوگئی ہیں۔ دونوں پارٹیوں نے ایک ایک امیدوار کو ٹکٹ دیا ہے۔ دونوں نے لکشدیپ میں اپنے مسلم امیدوار اتارے ہیں۔ 2014 میں این سی پی نے تین مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا جن میں سے دو جیت گئے تھے۔ 2019 میں بی جے پی نے تین مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا جبکہ کل ملا کر بی جے پی نے 436 سیٹوں پر اپنے امیدوار اتارے اور کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ 2014 میں بی جے پی نے 7 امیدوار مسلمان میدان میں اتارے تھے جبکہ کل ملا کر 428 سیٹوں پر اس نے الیکشن لڑا تھا۔ بی جے پی کے کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوئے تھے۔ اس مرتبہ بی جے پی 440 سیٹوں پر الیکشن لڑ رہی اور ایک بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا ہے۔

2019 سی پی آئی اور سی پی آئی ایم نے مشترکہ طور پر 13 مسلم امیدواروں کو ٹکٹ دیا تھا۔ ان پارٹیوں نے بنگال میں 7، ایک لکشدیپ میں ایک کیرل میں مسلم امیدوار اتارا تھا، لیکن کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ 2014 میں ان دونوں پارٹیوں نے مشترکہ طور پر 17 مسلم امیدوار میدان میں اتارے تھے، لیکن کوئی بھی مسلم امیدوار کامیاب نہیں ہوا تھا۔ 2024 میں سی پی ایم نے ہی مسلم امیدار وں کو ہی ٹکٹ دیا ہے۔ سی پی ایم نے 10 امیدواروں میں سے پانچ مسلم امیدوار بنگال میں اتارے تھے۔ چار کیرل میں اور ایک تلنگانہ میں۔ چھوٹی چھوٹی پارٹیاں جیسے آل انڈیا اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی)، انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) اور آل انڈیا ڈیموکریٹک فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) یہ وہ پارٹیاں ہیں جو مسلم مفادات کی بات کرتی ہیں اور ان کی نمائندگی کرتی ہیں ان پارٹیوں نے دوسری فرقوں کے لوگوں کو بھی ٹکٹ دیا ہے مگر مسلم

> **بی ایس پی نے 2024 میں 35 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں سب سے زیادہ فیاضی کا مظاہرہ بی ایس پی نے کیا ہے اترپردیش میں بی ایس پی نے 17 مسلم امیدواروں کو کھڑا کیا ہے۔ چار مسلمانوں کو مدھیہ پردیش میں بی ایس پی نے ٹکٹ دیا ہے جبکہ بہار اور دہلی میں تین تین مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی ایس پی نے اتراکھنڈ میں دو، راجستھان، تمل ناڈو، مغربی بنگال، جھارکھنڈ، تلنگانہ اور گجرات میں ایک ایک مسلمان کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح اگر 2021 کے بی ایس پی کے ٹکٹوں کی تقسیم کا تجزیہ کیا جائے تو 2019 کے مقابلے میں اس مرتبہ بی ایس پی کے رویے میں معمولی تبدیلی آئی ہے۔ 2019 میں بی ایس پی نے 48 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا تھا جن میں سے تین جیت گئے تھے۔**

اکثریتی علاقوں میں کچھ ہی پر غیر مسلموں کو ٹکٹ دیا ہے۔ جموں و کشمیر کے علاوہ جہاں پر زیادہ تر سیاسی پارٹیوں نے مسلم امیدوار اتارے ہیں وہ ریاست اتر پردیش ہے، جس میں 22 مسلم امیدوار میدان ہیں، مغربی بنگال میں 17، بہار میں 7، کیرل میں 6، مدھیہ پردیش میں 4 اور آسام میں مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی ہے۔ آسام میں تین مسلم امیدوار ہیں جبکہ پچھلی مرتبہ چار تھے۔ سماجوادی پارٹی نے 2019 جتنے مسلم امیدوار میدان میں اتارے تھے اس مرتبہ ان کے آدھے ہیں۔ پارٹی کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ اس مرتبہ پارٹی نے یادو اور مسلمانوں کو کم ٹکٹ دیا ہے تاکہ دوسرے فرقے کے لوگوں کی زیادہ نمائندگی ملے۔

ہندوستان میں مسلم ممبران پارلیمنٹ

1952 سے 2021 کے درمیان مسلمانوں کی آبادی اور ان کے نمائندوں کے اعداد و شمار۔

مسلم آبادی کی شرح — پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی تعداد

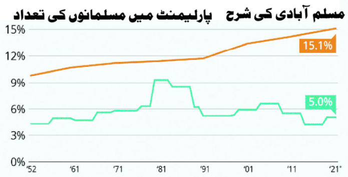

No elections/census held or partly revoked: Assam and/or Meghalaya in 1980, 1981 and 1989, Jammu/Kashmir/Bihar in 1991
* 2020-21=projection
Sources: Kaul et al. Minorities and Populism (2020), India Today, Milligazette, Indian Census

کیا مسلمانوں کی ووٹنگ کا طرز عمل بدلا ہے؟

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ملک کی 14 فیصد مسلم آبادی ملک کے ہر گوشے، ہر ریاستی حلقے میں اپنا رول ادا کررہی ہے اور سیاسی کردار نبھارہی ہے۔ لوک سبھا کی 543 سیٹوں میں تقریباً 20 فیصد مسلم ووٹر ہیں۔ یعنی کل مسلم ووٹروں کی تعداد 20 فیصد ہے۔ ان میں سے 16 ایسے حلقے ہیں جہاں پر مسلمانوں کی آبادی 50 فیصد سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی آبادی کا یہ اثر 12 ریاستوں اور تین مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں آتا ہے۔ جن پانچ ریاستوں میں مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی رہتی ہے، وہ ہیں اتر پردیش، مغربی بنگال، بہار، آسام اور مہاراشٹر۔

دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی انڈونیشیا میں رہتی ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کا نمبر ہے۔ ہندوستان میں ہر پانچواں آدمی اقلیتی طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمان ہندوستان کی دوسری سب سے بڑی اکثریت ہے اور سب سے بڑی اقلیت ہے۔ 2014 میں نریندر مودی کی لہر کے بعد ایسا لگا کہ اس بڑی آبادی کو نظر انداز کرکے اس کے ایشوز کو درکنار کرکے الیکشن جیتا جاسکتا ہے۔ حکومتیں بنائی جاسکتی ہیں۔ اس تاثر نے ہندوستان کی اتنی بڑی آبادی کو احساس محرومی کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی۔ ہندوستان ایک عظیم جمہوری ملک ہے جس کا نہ صرف نظام بلکہ یہاں کی آب و ہوا میں رواداری، لحاظ داری پیوست ہیں۔ سماجی طور پر نہ تو اتنی بڑی آبادی کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی حاشیہ پر پہنچایا جاسکتا ہے، مگر جس طریقے سے مقننہ میں مسلمانوں کی آبادی میں غیر معمولی تخفیف ہوئی ہے اس سے ایک بڑے طبقے میں تشویش ہے۔ اس طبقے کو لگتا ہے کہ اتنی بڑی اقلیت کے ایشوز کو نظر انداز کرکے اس کو سماجی، اقتصادی اور سیاسی زندگی سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ بہر کیف اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ملک کی 14 فیصد مسلم آبادی ملک کے ہر گوشے، ہر ریاستی حلقے میں اپنا رول ادا کررہی ہے اور سیاسی کردار نبھارہی ہے۔ لوک سبھا کی 543 سیٹوں میں 20 تقریباً فیصد مسلم ووٹر ہیں۔ یعنی کل آبادی کے 86 فیصد ووٹران میں مسلم ووٹروں کی تعداد 20 فیصد ہے۔ ان میں سے 16 ایسے حلقے ہیں جہاں پر مسلمانوں کی آبادی 50 فیصد سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی آبادی کا یہ اثر 12 ریاستوں اور تین مرکز کے زیر التزام علاقوں میں آتا ہے۔ جن چار ریاستوں میں مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی رہتی ہے ان میں اتر پردیش، مغربی بنگال، بہار اور مہاراشٹر شامل ہیں۔ اس طرح ہم مجموعی طور پر دیکھیں تو جہاں پر 210 سیٹیں ایسی ہیں جو کہ حکومتوں اور ممبران پارلیمنٹ کے انتخاب میں اہم رول ادا کرسکتی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2014 اور 2019 میں زبردستی کامیابی حاصل کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ مسلمانوں کو نظر انداز کرکے مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو بے اثر کیا جاسکتا ہے۔

اعداد و شمار سے کے تجزیے سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بی جے پی کی سیاسی چال کی وجہ سے ہندو ووٹ جمع ہوگیا جبکہ مسلمانوں کا ووٹ مختلف سیاسی پارٹیوں میں تقسیم ہوکر رہ گیا ہے۔ یہ صورت حال ہر ریاست میں دکھائی دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بی جے پی مسلم اثر و رسوخ والی 86 سیٹوں میں سے 38 سیٹوں پر کامیاب ہوگئی۔ یہ صورت حال 2014 کی تھی۔ جبکہ ان ہی سیٹوں پر بی جے پی نے 36 سیٹیں ہی حاصل کرسکی۔ یہ صورت حال 2009 کے الیکشن کے مقابلے میں تقریباً دوگنا تھی۔ مثال کے طور پر 23 لوک سبھا سیٹوں پر جہاں پر مسلمانوں کی آبادی 20 فیصد سے زیادہ تھی بی جے پی کو کامیابی ملی۔ 2009 میں بی جے پی نے ان میں سے صرف تین میں ہی کامیابی حاصل کی تھی اور 20 سیٹیں دوسری پارٹیوں کے پاس چلی گئیں۔ 2014 میں بی جے پی نے ان 23 سیٹوں میں سے 22 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ 2019 میں جب دو مین اپوزیشن پارٹیاں ایک ساتھ تھیں تو اس وقت بی جے پی 22 میں سے صرف 6 پر ہی ہاری۔ مگر 2019 کے الیکشن میں مسلمانوں کی ووٹنگ پیٹرن میں تبدیلی دکھائی دی اور ایسا لگا کہ فرقہ پرست ووٹوں کے اتحاد بی جے پی سے مقابلہ کرنے کے اہل ہو۔ سی ایس ڈی ایس کے مطابق حالیہ اسمبلی الیکشن میں یہی صورت حال دیکھی گئی تھی۔ 2020 کے اسمبلی الیکشن میں مسلمانوں کا 77 فیصد ووٹ مہا گٹھ بندھن کو گیا۔ جبکہ مغربی بنگال کے 2021 کے الیکشن میں مسلمانوں کی 75 فیصد آبادی نے ترنمول کانگریس کو ووٹ دیا جبکہ 2016 میں مسلمانوں نے صرف 51 فیصد ووٹ ہی ترنمول کانگریس کو دیا تھا۔ اس طرح مغربی بنگال میں مسلمانوں میں اتحاد کا یہ پیٹرن غیر معمولی تھا۔ 2022 میں اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی نے مسلمانوں کا 79 فیصد ووٹ حاصل کیا جبکہ اس سے قبل 2017 میں صرف 46 فیصد نے ہی سماجوادی پارٹی کو ووٹ دیا تھا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ 2024 کے الیکشن میں مسلمان اسی طرز عمل کا مظاہرہ کریں گے۔ اس بات کا امکان ہے کہ یہ مسلمانوں کے نقطۂ نظر کا سب سے اہم موڑ ہوگا۔

کئی حلقوں میں یہ بات زیر غور ہے کہ رام مندر کی وجہ سے ہندوؤں کے ووٹوں کے اتحاد کا پیٹرن دیکھا گیا تھا اور یہ رویہ زندگی کے ہر شعبے میں دیکھا گیا۔ مسلمانوں میں یہ اندیشہ قوی ہوگیا ہے کہ سیٹیزن امنٹ مینڈا ایکٹ (سی اے اے) اور نیشنل رجسٹر آف سٹیزن این آر سی کے ہتھکنڈے مسلمانوں کو تنہا کرنے کے لیے اختیار کیا جارہا ہے۔ کئی مقامات پر لنچنگ کے واقعات نے اس تاثر کو اور قوی بنایا۔ اس سے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان کافی اختلافات بڑھے اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلم ووٹ متحدہ ہورہا ہے۔ خاص طور پر مغر بنگال میں اس بات کی کئی مثالیں موجود ہیں جن سے یہ لگتا ہے کہ سی اے اے کی وجہ سے مسلمان ووٹروں کے مقابلے میں ہندو ووٹر متحد ہورہا ہے۔ خاص طور پر وہ علاقے جو کہ سرحد سے لگے ہوئے ہیں۔ وہاں یہ اندیشہ کافی قوی دیکھا گیا۔ اس وجہ سے ممتا بنرجی کی طرف مسلم ووٹ گئے۔ کئی جگہ پر یہ لگا کہ مسلم ووٹر ٹی ایم سی اور کانگریس و بایاں محاذ کے درمیان تقسیم ہوا ہے۔ یہ ریاست ہے جہاں پر انڈیا اتحاد کے درمیان سیٹوں کی تقسیم پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اسی طرح مہاراشٹر میں خاص طور پر ممبئی میں مسلمان ووٹر اودھو ٹھاکرے کی شیو سینا کی طرف جارہا ہے۔ خیال رہے کہ شیو سینا کے آنجہانی لیڈر بال ٹھاکرے سے مسلمان کافی متنفر تھے۔ شیو سینا اور مسلمان ایک دوسرے سے متنفر تھے مگر آج شیو سینا (اودھو ٹھاکرے) اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ نظر آرہے ہیں اور اس اتحاد کا مقصد بی جے پی اور اس کے حلیفوں کو ہرانا ہے۔

❒❖❒